وقف جدید کے چوبیسویں سال کا اعلان

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲؍جنوری ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:-

وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ (لقمٰن:۱۳)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی ذات کی طرف تو ساری حمد رجوع کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الفاتحۃ:۲) اس بات کا محتاج نہیں کہ اس کے بندے اس کا شکر ادا کریں۔ بندے اس بات کے محتاج ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پائیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ کی جس قدر نعمتیں ہوں اسی قدر اس کا شکر ادا کرتے چلے جائیں۔ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ۔ جو اس شخص یا اس جماعت کے فائدہ ہی کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں۔

شُکر زبان سے بھی ہے اس کی حمد بہت کرنی چاہیئے۔ شُکر کا ایک جذبہ بھی ہے جو انسان کے دل اور اس کے دماغ میں پیدا ہوتا ہے اور ہر وقت اس کی کیفیت ایک ایسے شخص کی ہوتی ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے نتیجہ میں سوائے حمد کے اس کے وجود میں کچھ باقی نہیں رہتا۔

ہمارا جلسہ آیا اور گزر گیا۔ پہلے جلسہ سے زیادہ شان میں آیا۔ زیادہ برکتیں لے کر آیا۔ کثرتِ نفوس سے آیا، زیادہ تعداد میں شامل ہونے والے آئے اس میں دلوں کی کیفیت زیادہ بدلنے والے آثار لے کر آیا۔ سننے والوں نے سنا۔ محسوس کرنے والوں نے محسوس کیا اور بہتوں نے جو ہم میں شامل نہیں ابھی یا شامل نہیں تھے، اس سے فائدہ اٹھایا۔

اللہ تعالیٰ کی اس آیت میں جو ہدایت ہے اس کی روشنی میں ہمیں پہلے سے زیادہ اس کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگی گزارنی چاہیئے۔ اس لئے کہ آنے والا جلسہ جانے والے جلسہ کے مقابلہ میں زیادہ برکات لے کر آئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل زیادہ ہوں۔ زیادہ تعداد میں دوست اس میں شریک ہوں۔ انتظام پہلے سے بھی بہتر ہو۔ دکھوں کو پہلے سے زیادہ دور کرنے والا ہو۔ دنیا پر احسان کی زیادہ تدابیر سوچی جائیں۔ اس کے لئے زیادہ تربیت کی جاسکے اور صرف آنے والا جلسہ ہی نہیں خدا کرے کہ ہماری زندگی کا ہر آنے والا دن پہلے دن سے اللہ تعالیٰ کی برکات سے زیادہ معمور ہو اور ہر آنے والے دن میں ہمارا دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر میں پہلے سے زیادہ بھرا ہوا ہو اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہر روز اعمالِ مقبول، اعمال مشکور کی توفیق عطا کرے اور اللہ تعالیٰ دنیا پر رحم کرے اور جس عذاب اور ہلاکت کی طرف آج کی دنیا بڑھتی چلی جارہی ہے اس کے بچاؤ کے اس کے لئے سامان پیدا کرے۔

یکم جنوری سے وقفِ جدید کا سال شروع ہوتا ہے اور جو کل یکم تھی اس سال کی ہجری شمسی کے لحاظ سے ۱۳۶۰ سال ہے اور وقفِ جدید کا جو نیا سال شروع ہے وہ چوبیسواں سال ہے۔ ان چوبیس سالوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید نے آہستہ آہستہ اور بتدریج ترقی کی طرف قدم بڑھایا ہے۔

وقفِ جدید کی اصل ذمہ داری تو یہ ہے کہ جگہ جگہ پہ ہمارے واقفینِ وقفِ جدید بیٹھیں اور جماعت کی تربیت کریں، نئے داخل ہونے والوں کی بھی اور نئے شعور اور بلوغت کو پہنچنے والوں کی بھی۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی میں نے جماعت سے کہا تھا کہ اگر ہر جماعت میں ایک واقفِ وقفِ جدید ہم نے بٹھانا ہے تو جتنی جماعتیں ہیں اس تعداد میں ہمارے پاس واقفین ہونے چاہئیں۔ اور چونکہ یہ واقفین آٹے کے بنا کر یا موم کے بنا کر بھیجے نہیں جاسکتے۔ بہرحال

انسان ہوں گے۔ اس واسطے انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچے کو اس تحریک میں بھی وقف کرے۔ اور اگر چہ تعلیم کا معیار اس کے لئے کم ہے۔ آٹھویں جماعت کا بھی بعض دفعہ لے لیتے ہیں اگر ہوشیار ہو اور دسویں جماعت غالباً شرط ہے ان کی (اس وقت میرے ذہن میں نہیں) لیکن تعلیم کا معیار جو کم ہے اس سے یہ مطلب لینا درست نہیں کہ ذہانت کا معیار بھی کم ہے۔ اس سے یہ مطلب لینا درست نہیں کہ اخلاص اور ایثار کا معیار بھی کم ہے۔ ہمارے بہت سے واقفینِ وقفِ جدید ایسے بھی ہیں جو بعض شاہدین سے زیادہ اخلاص اور جوش اور جذبہ اور ایثار کے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔ ہمیں تو ہر شخص، ہمیں تو ہر احمدی ایک ''واقف'' چاہیئے یعنی اپنے کاموں کی، دنیوی کاموں کی ذمہ داریاں بھی نباہ رہا ہو اور اپنی اخروی زندگی کی ذمہ داریاں بھی اس سے زیادہ جوش اور جذبہ کے ساتھ نباہنے والا ہو۔

ایک تحریک میں نے کی تھی کہ ایسے واقفین ہوں جو اپنے گاؤں سے آویں اور چند ہفتوں کا نصاب ان سے کروایا جائے اور وہ واپس جا کے اس معیار پر لیڈر بنیں، قیادت سنبھالیں، اپنے اپنے معیار پر قیادت سنبھالنی ہوتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی اور مجھے افسوس ہے کہ یہاں سے جو نصاب ختم کر کے گئے، ان میں سے بہت نے اپنی ذمہ داریوں کو نہیں سمجھا۔ اس طرف بھی توجہ دینی چاہیئے۔ وہ بھی وقفِ جدید کا ہی حصہ ہے۔

چونکہ وقفِ جدید زیادہ تر توجہ تربیت کی طرف دیتی ہے اس لئے ایک خاص قسم کی کتب یہ شائع کرتے ہیں۔ چونکہ ان کے واقفین سندھ کی جماعتوں میں بھی بیٹھے ہیں اس لئے وہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں سندھی زبان میں بھی کتب مہیا کی جائیں۔ چنانچہ بعض کتب سندھی زبان میں بھی وقفِ جدید کی طرف سے شائع ہوئیں۔ بعض واقفینِ وقفِ جدید صوبہ سرحد میں بھی کام کر رہے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ہمیں پشتو زبان میں کتب دی جائیں۔ اس کی طرف بھی انہوں نے توجہ دی ہے۔ ابھی ابتدا ہے اور کچھ کتب تیار ہو کے شائع ہو چکی ہیں پشتو زبان میں بھی۔

فارسی کی طرف بھی ہمیں زیادہ توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ بعض لوگوں کی رویاء سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان علاقوں میں سے جن علاقوں میں پشتو اور فارسی بولی جاتی ہے۔ فارسی بولنے والے علاقوں میں احمدیت جلد پھیلے گی۔ خدا کرے کہ جو تعبیر ہمارے ذہن میں آئی ہے وہ پوری ہو اور

جس وقت ان میں احمدیت پھیلے گی تو فارسی کتب کا وہ مطالبہ کریں گے۔اس کے لئے جماعت کو ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے مگر یہ کام وقفِ جدید کا اتنا نہیں جتنا جماعت کا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کو بحیثیتِ جماعت یہ ذمہ داری سنبھالنی چاہیئے۔اب تو یہ حال ہے کہ چونکہ ضرورت شدید نہیں تھی اس واسطے توجہ بھی نہیں کی گئی۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی اپنی بہت سی فارسی کی کتب ہیں جن کی اشاعت کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔منظوم کلام ہے اس کی اشاعت کی طرف توجہ نہیں کی گئی پہل میں کر رہا ہوں منظوم کلام سے۔اللہ تعالیٰ جزادے شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو۔ان کے سپرد میں نے کام کیا تھا۔(وہ بڑے اچھے فارسی دان ہیں) کہ جو پہلی درثمین فارسی شائع ہوئی ہے اس میں کتابت کی اور اعراب کی بہت سی غلطیاں ہیں۔انہیں میں نے کہا کہ مجھے لکھ کے دیں۔صحیح اور حسبِ ضرورت اعراب کے ساتھ۔یہ میرے سفر سے پہلے کی بات ہے۔، انہوں نے وعدہ کیا تھا جلسے تک میں یہ کام ختم کردوں گا۔انہوں نے وہ مسودہ تیار کر کے مجھے دے دیا ہے۔ اب اس کی کتابت اور طباعت کا کام ہے۔اللہ تعالیٰ وہ بھی کر دے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کا جہاں تک تعلق ہے۔بہترین کتابت ہو ان کی اور بہترین طباعت ہوان کی اور بہترین کاغذ استعمال کیا جائے۔

ایک نہایت اچھی شکل میں دنیا کے ہاتھ میں یہ روحانی خزانہ دیا جائے کیونکہ جو شان ہے اس کلام کی، نظم ہو یا نثر، اسی کے مطابق اس کو لباس پہنانا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ اگر ہم میں سے کوئی کتاب لکھے تو وہ تو پسند کرے کہ جو اس نے لکھا ہے وہ بہترین ہو لیکن حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا جائے۔ایک وقت میں یہ بیماری لندن میں بھی پیدا ہوئی اور مجھے انہیں سمجھانا پڑا، میں نے کہا کوئی کتاب لندن مشن نہیں شائع کرے گا۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کے علاوہ جس کی طباعت اور جس کا Get Up حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب سے اچھا ہو۔بہترین شکل میں، بہترین کاغذ پر، بہترین مطبع سے، بہترین پبلشنگ ہاؤس سے، حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب شائع ہونی چاہئیں۔ چنانچہ وہاں سے اس وقت تک صد سالہ جوبلی کے خرچ پر تین کتب شائع ہو چکی ہیں۔

ایک تو Essence of Islam کی سیریز میں پہلی کتاب حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے اقتباسات چار مضامین پر۔ اللہ جلّ شانہٗ اور اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن عظیم یہ کوئی تین سو اٹھائیس صفحے کی کتاب بن گئی۔

Essence of Islam Vol: II اس کی دوسری جلد اس وقت پریس میں ہے۔ یہ بھی انگریزی ترجمہ ہے۔ دنیا میں بڑی کثرت سے انگریزی بولی جاتی ہے۔ اس میں بعض دوسرے مضامین ہیں اور اس کے بعد۔ Essence Of Islam Vol:III اور Volume IV (جلد سوم و چہارم) کا مسودہ تیار ہے۔ انشاء اللہ آگے پیچھے وہ آجائیں گی۔ اس کے علاوہ فرانسیسی بولنے والوں کے لئے ہمارے پاس لٹریچر نہیں تھا۔ دنیا میں ایک وقت میں تو (چین اور روس کو چھوڑ کے) سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانیں دو تھیں۔ یا انگریز کی زبان انگریزی کیونکہ انہوں نے بہت زیادہ کالونائزیشن (Colonisation) کی اور یا فرانسیسی جو اس کے بعد نمبر دو پر آئی۔ پھر سپینش اور پُرچوگیز کیونکہ ساؤتھ امریکہ میں وہ آباد ہوئے اور ہالینڈ کی زبان۔ اس لئے کہ یہ بھی ایک وقت میں کالونیل پاور (Colonial Power) بنے اپنی زبان دنیا کے بعض حصوں میں انہوں نے رائج کی۔

ہالینڈ کی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی ہے۔ بعض دوسری کتب بھی ہیں۔ فرانسیسی میں ابھی تک نہ قرآن کریم کا ترجمہ تھا، نہ کوئی اور لٹریچر تھا۔ چھوٹے چھوٹے رسالے بہت سارے شائع ہوتے رہتے ہیں ضرورت کے مطابق لیکن پہلی دفعہ (Introduction To The Study of Holy Quran) (دیباچہ تفسیر القرآن جو حضرت مصلح موعود کا لکھا ہوا ہے) یہ بذاتِ خود ایک مستقل کتاب کی حیثیت بھی رکھتا ہے کیونکہ اس میں دو مضمون لمبے اور تفصیلی ہیں۔ ایک تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور دوسرے اسلام اور عیسائیت کا موازنہ۔ اس کے علاوہ اور مضامین بھی ہیں۔ یہ بھی کوئی تین سو تین، چالیس صفحے کی ہے۔ یہ بھی چھپ چکی صد سالہ جوبلی کے انتظام کے ماتحت۔ ہمیں اس کی اس لئے خاص طور پر ضرورت پڑی کہ ایک تو ساری دنیا میں اسلامی تعلیم پھیلانے کے لئے فرانسیسی کو بھی بیچ میں لانا ضروری تھا۔ کیونکہ بڑی کثرت سے بولی جانے والی، سمجھی جانے والی زبان ہے۔ دوسرے اس لئے ضرورت پڑ گئی کہ افریقہ کے بہت سے

ممالک کی زبان فرانسیسی ہے۔ جہاں یہ حاکم رہے ہیں۔ مثلاً نائیجر (Niger) ہے جس کو یہاں نائیجر کہتے ہیں۔ اس میں وفد ملنے آیا تھا میں نے کہا میں شاگرد بنتا ہوں تو بتاؤ کہ تمہارے ملک کا Pronunciation کیا ہے کیونکہ کوئی اس کو نائیجر کہتا ہے کوئی نائیگر کہتا ہے۔ انہوں نے کہا نہ نائیگر، نہ نائیجر۔ ہم اپنے ملک میں اپنے ملک کا نام جو بولتے ہیں اس کی (Sound) آواز ہے نیگیر۔ وہاں ہمارا مشن نہیں لیکن نائیجیریا کی سرحدوں پر ہے۔ وہ لوگ نائیجیریا میں آتے ہیں۔ وہاں ان کو تبلیغ ہوئی اور وہاں جماعت قائم ہوگئی اور ہمارا ایک نوجوان معلم وہاں کام کرتا رہا کچھ عرصہ وہ مزید تعلیم کے لئے اسی جلسے پہ یہاں آ گیا ہے۔ مخلص ہے، ذہین ہے بظاہر۔ اس کے لئے بھی دعا کریں۔ کچھ فرانسیسی تھوڑی سی جانتا ہے۔ زیادہ نہیں۔ میرا خیال تھا کہ اس کو پوری طرح فرانسیسی کا ماہر بنایا جائے۔ نیز علومِ قرآنی کا بھی ایک حد تک اس کو علم سکھایا جائے یہاں۔ تاکہ وہ ان علاقوں میں کام کر سکے کیونکہ وہاں جماعت قائم ہوگئی ہے یا شاید ایک سے زیادہ جماعتیں۔

ٹوگولینڈ فرانسیسی بولتا ہے۔ وہاں جماعتیں قائم ہوگئیں ''بینن'' ایک ملک کا نام ہے۔ وہاں جماعتیں قائم ہوگئیں۔ سینیگال فرانسیسی بولتا ہے۔ بہت بڑا ملک ہے۔ بیچ میں گھسا ہوا ہے اس میں ہمارا گیمبیا جس کو بانجول کہتے ہیں، اب بانجول اندر گھسا ہوا ہے۔ اس کے بیچ میں سے رستہ نکلتا ہے جو آر پار جاتا ہے ملانے کے لئے ان کے دو علاقوں کو۔ اس حصہ میں بھی جماعتیں قائم ہوگئی ہیں۔ وہ فرانسیسی بولنے والے ہیں۔ اس لئے فرانسیسی لٹریچر کی بہت ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو ایک حد تک (Introduction To The Study of Holy Quran) دیباچہ فرانسیسی انشاء اللہ پوری کرے گا۔ اس میں سے پمفلٹ بھی بہت سارے مضامین پہ نکالے جاسکتے ہیں علیحدہ شائع کرنے کے لئے دو دو صفحے کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ اسلام کی خوبیاں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ بیچ میں بات آ گئی۔ میں وقفِ جدید جو لٹریچر شائع کر رہی ہے اُس کے متعلق بات کر رہا تھا۔

میری یہ خواہش ہے اور آپ کی بھی ہونی چاہیئے کیونکہ خلیفۂ وقت اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں کہ دس سال کے اندر اندر یعنی قبل اس کے کہ ہماری زندگی کی دوسری صدی شروع

ہو ہم قرآن کریم کا فرانسیسی ترجمہ شائع کرسکیں۔ ترجمہ ہو چکا ہے۔ لیکن روین (Revision) نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ وہ ہو رہی ہے Italian زبان میں ترجمہ حضرت مصلح موعود نے کروا کے مسودہ رکھا ہوا تھا لیکن Revision نہیں ہوسکی اس وقت اور Revision دو وجہ سے ضروری ہے ایک یہ کہ آج سے چالیس پچاس سال پہلے کی زبان میں جو ترجمہ ہوا ہے۔ زبان بھی کچھ بدل گئی ہے۔ محاورات بھی بدل گئے۔ Revision ہونا چاہیئے زبان کے لحاظ سے۔ دوسرے یہ کہ جو ترجمہ کسی غیر مسلم، غیر احمدی نے کیا ہے اس کو شائع کرنے کی ذمہ داری نہیں لی جاسکتی جب تک ہمارا آدمی نہ دیکھے کہ مضمون کے لحاظ سے کوئی غلط بات تو نہیں آ گئی۔ اس کے لئے بھی ہم کوشش کر رہے ہیں کہ زبانیں ہمارے شاہدین سیکھیں۔ فرانسیسی جاننے والے تو ہمارے شاہدین پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اچھی زبان میں لکھ نہیں سکتے لیکن یہ ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ جو ترجمہ ہوا ہے اس میں مضمون کے لحاظ سے غلطی تو نہیں۔ میرا خیال ہے کہ فرانسیسی ترجمہ ان تراجم میں سب سے پہلے آ جائے گا۔ اٹالین زبان میں آ جائے گا۔ پھر پور چوگیز زبان میں آ جائے گا۔ رشین زبان میں بھی Translation ہے۔ جس کی Revision ہونے والی ہے۔ اس کے لئے انتظام مَیں کر رہا ہوں۔ میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ شدید تڑپ پیدا کی ہے کہ دس سال کے اندر اندر ہم فرانسیسی اور اٹالین اور سپینش زبان میں اور رشین زبان میں اور چائینیز زبان میں قرآن کریم کے ترجمے شائع کر دیں۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو دنیا کی آبادی کے قریباً اسی فیصد سے زیادہ لوگوں کو ہم قرآن کریم ان کی زبان میں دے سکتے ہیں۔ تو دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو خواہش پیدا کی ہے، اس کو پورا کرنے کے بھی سامان پیدا کرے۔

وقفِ جدید کو اپنے کام چلانے کے لئے پیسوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور دوست اس طرف توجہ بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ ان کی رپورٹ کے مطابق ۸۰-۱۹۷۹ء میں قریباً ننانوے ہزار کی بیشی ہے۔ لیکن جو دفتر اطفال کہلاتا ہے یعنی چھوٹے بچوں کا رجسٹر بچے تو تعداد میں بڑھ گئے خدا کے فضل سے لیکن ان کی جو آمد ہے اس میں چھ ہزار پانچسو پچھتّر کی کمی ہے یہ تو درست ہے کہ بعض بچے اپنی عمر کے لحاظ سے بالغان کے گروہ میں شامل ہو گئے اور ان کی وجہ سے بھی کچھ کمی ہوئی ہو گی لیکن یہ درست نہیں کہ کوئی بچہ اطفال کے گروہ میں شامل نہیں

ہوا۔صرف نکلے ہیں اوراس وجہ سے پیچھے رہ گئے۔اس واسطے اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے جماعت اس طرف توجہ کرے۔مجموعی طور پر تو قریباً کم وبیش ایک لاکھ کی زیادتی ہے لیکن جو آدمی دوڑ رہا ہواس کا ہر قدم درست اٹھنا چاہیئے ۔ ہر پہلو سے ہمیں آگے بڑھنا چاہیئے ۔اللہ تعالیٰ اس کی جماعت کو توفیق عطا کرے۔

ابھی جلسے کی کوفت دور نہیں ہوئی۔دعا کریں اللہ تعالیٰ صحت دے۔کام کے لحاظ سے جلسے کے بعد بھی دو تین ہفتے (بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ) کام معمول سے زیادہ کام میں وقت گزرتا ہے۔کچھ دوست ٹھہرے ہوتے ہیں۔ملاقات کے لئے پھر جلسے کے دنوں میں بعض کام میں نہیں کرسکتا۔مثلاً ڈاک میں نے نہیں دیکھی دس بارہ دن کی۔جس کا مطلب ہے کہ کم ازکم آٹھ دس ہزار خط ہوگا جو میں اگلے ایک ہفتہ میں دیکھوں گا۔ ہر روز خط آتے رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ توفیق بھی دیتا رہتا ہے۔میں نہ کام سے گھبراتا ہوں نہ ڈرتا ہوں کہ نہیں ختم ہوگا۔کرتا ہوں ختم جس طرح بھی ہولیکن یہ مجھے پتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر میں اس قدر کام نہیں کرسکتا۔ اور یہ بھی میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کو صرف دعا کے ذریعہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے اور اس حقیقت پر بھی میں قائم ہوں کہ خلیفۂ وقت کے ساتھ ساری جماعت کی دعائیں شامل ہونی چاہئیں۔تب کام ہوسکتا ہے۔اس لئے میں نے یہ بات کی ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ صحت سے کام کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق دیتا چلا جائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ یکم فروری ۱۹۸۱ء صفحہ ۲ تا ۵)